ملائکہ خلیل

Test#1

تاریخ:

سوال#1:

زکوٰۃ کی اہمیت کیا ہے اور اس سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے۔

تعارف:

زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے پانچواں رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم قرآن مجید میں کئی مرتبہ آیا ہے۔ نہ صرف زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے بلکہ اسکا طریقہ کار، حق داروں کی وضاحت اور نیز نصاب بھی مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کو اس لیے متعارف کروایا گیا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی نہ رہے بلکہ گردش کرتی رہے۔ اگر زکوٰۃ کا عمل نہ ہو تو امیر، امیر تر ہو جائے اور غریب، غریب تر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے مال کو پاک کرنے اور حقدار لوگوں تک انکا حق پہنچانے کے لیے اور معاشرے سے غربت اور افلاس جیسی برائیوں کے خاتمے کے لیے مسلمان کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں:

زکوٰۃ چونکہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے دولت کی یکساں تقسیم ہوتی اور اسی سے معاشرہ پروان

Scanned with CamScanner

تاریخ:______

پڑھنا ہے تو اس وجہ سے قرآنِ مجید میں جگہ جگہ نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"
(القرآن)

حضورؐ نے بھی زکوٰۃ ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ نیز صحابہ کرامؓ جن میں خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ شامل ہیں انہوں نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔ کیونکہ یہ لوگ سب ارکان پر ایمان لاتے تھے سوائے زکوٰۃ کے۔

مصارفِ زکوٰۃ کی اہمیت آیتِ قرآن کی روشنی میں:

I. مصارفِ زکوٰۃ کے معنی و مفہوم:

مصارف سے مراد وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے حقدار ہے اور جن لوگوں پر زکوٰۃ دینے کا حکم اللہ تعالیٰ نے بھی دیا ہے۔

"اور زکوٰۃ کے حقدار ہیں فقراء، مساکین، عاملین، غارمین (جن کا قلب مطلوب ہو)، اور گردنوں کو چھڑانے میں اور اللہ کی راہ

تاریخ: ______

جن اور مسافروں پر دینا شامل ہے۔"

(القرآن)

I. **فقراء:-** فقراء، فقیر کی جمع ہے جس سے مراد وہ شخص ہے جو جسمانی اعضاء میں معذوری کی وجہ سے کام نہ کر سکتا ہو۔

II. **مساکین:-** مساکین اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو روزی کمانے کے قابل نہ ہوں لیکن سفید پوشی کی وجہ سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

III. **عاملین:-** وہ لوگ جو زکوٰۃ کے مال کو اکٹھا کرتے ہیں۔

III. **غارمین:-** غارمین سے مراد وہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہوں اور ان کے دلوں کو اسلام کے نور سے منور کرنا ہو۔

IV. **قرض داروں:-** ایسے لوگ جو قرض لے کر واپس کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

V. **غلاموں کی آزادی:-** اگر کوئی غلام قید ہے تو اس کو زکوٰۃ کے پیسے دے کر قید ختم کروا لیا جائے اور پھر آزاد کر دیا جائے۔

VI. **فی سبیل اللہ:-** ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا اللہ کی راہ میں۔

II. **ابن السبیل:-** راستے میں مسافر جو بے سروسامان ہو اس کی مدد بھی زکوٰۃ سے کی جا سکتی ہے۔

تاریخ: ________

زکوٰۃ کی اہمیت انسان کی انفرادی زندگی میں:-

زکوٰۃ کا عمل انسان کی انفرادی زندگی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سے انسان کی شخصیت میں بہت سی مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جو کہ پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ زکوٰۃ کے فوائد اثرات انفرادی زندگی پر درج ذیل ہیں:-

I. عاجزی و انکساری کا بڑھاؤ:

انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ جب وہ کچھ حاصل کر لیتا ہے تو وہ خود کو دوسرے لوگوں سے ممتاز سمجھتا ہے اور اس میں غرور آ جاتا ہے جس سے مزید دولت اکٹھی کرنے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کو ختم کرنے کے لیے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے 2½ فیصد زکوٰۃ، مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ ہی لوگ پسند ہیں جو عاجزی و انکساری سے رہتے ہیں۔

"اور مومنین وہ ہیں جو زمین پر عاجزی و انکساری کے ساتھ چلتے ہیں۔"

(القرآن)

II. مال و دولت میں برکت:

جب انسان اپنے مال کو جمع کرنے کی بجائے اس میں سے مقررہ حصہ غربا اور مساکین کے لیے نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ

اسکے مال کو نہ صرف پاک کرتا ہے بلکہ اُس میں اور زیادہ برکت پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان کی مال اسکے لیئے آزمائش ہیں۔

"بے شک تمہاری اولاد اور تمہارا مال و دولت تمہارے لیے آزمائش ہیں۔"

III. انسانی خدمت کے جذبہ کا پروان:

زکوٰۃ کے ذریعے انسان میں دوسرے مستحق لوگوں کی خدمت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور وہ اپنے پاس جمع مال و دولت سے غرور کرنے کی بجائے اسکو ~~مستحق افراد~~ مقرر کردہ نصاب کے مطابق تقسیم کرتا ہے خواہ وہ رقم پر ہو، یا ما زیورات پر یا پھر جانوروں (بکری، گائے) یا پھر زمین پر (عشر)

زکوٰۃ کے ذریعے غربت و افلاس کا خاتمہ اور مثالی معاشرے کی پروان:

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اس لیئے ارکانِ اسلام کا حصہ بنایا ہے کہ اس کے ذریعے معاشرے میں موجود لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو، اسکے علاوہ مساوات کو برقرار رکھیں اور غربت اور افلاس جیسی برائیوں سے بچیں تاکہ ایک مثالی معاشرہ پروان چڑھے۔

تاریخ:______

I. مساوات اور بھائی چارے کا فروغ:-

مساوات یعنی "برابری" کہتے ہیں اس بات کا درس حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ان الفاظ میں دیا تھا۔

"اے لوگو! تم میں سے کسی کو بھی کسی دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں نہ ہی کسی عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر، فوقیت کا معیار صرف تقویٰ ہے" (الحدیث)

زکوٰۃ کے ذریعے دولت چند ہاتھوں میں رہنے کی بجائے معاشرے میں گردش کرتی ہے جس سے کوئی بھی دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کا خیال نہیں رکھتا اور مساوات کا درس ملتا ہے۔

II. غربت کا خاتمہ:-

دنیا میں چونکہ ہر انسان کے پاس ایک جیسے وسائل نہیں ہوتے سو اللہ تعالیٰ نے ~~کبھی~~ ایک ایسا نظام متعارف کروایا کہ جس سے کوئی بھی شخص افلاس و غربت کا شکار نہ ہو بلکہ اسکو اسکے حصے کا رزق ملے اور زکوٰۃ کے ذریعے لوگوں کو کھانا ملتا ہے اور وہ غربت سے نکلتے ہیں۔ حضور ﷺ نے بھی اس چیز پر بہت زور دیا اور ایک جگہ فرمایا:

"مومن وہ نہیں جو خود تو کھانا کھائے جبکہ اسکا پڑوسی بھوکا ہو" (الحدیث)

III. معاشرتی برائیوں کا خاتمہ:

زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے میں موجود برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے جن میں جھوٹ، چوری، قتل وغیرہ شامل ہیں۔ کیونکہ جب غربت کو کہ ساری برائیوں کی جڑ ہے اُسکو ہی کنٹرول کرلیا جائے گا تو پھر باقی برائیوں کا خاتمہ ممکن نہیں۔

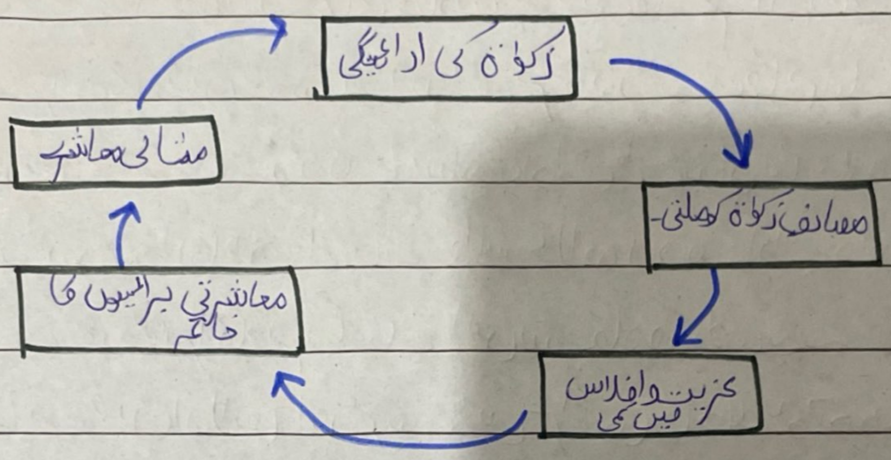

یوں زکوٰۃ کی ادائیگی کے سائیکل سے ایک مثالی معاشرہ قائم ہوتا جس کا حکم اسلام میں ہے۔

تنقیدی جائزہ:

زکوٰۃ اسلام میں ارکان میں سے دوسرا رکن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسکی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ اس کا مقصد جو کہ واضح ہے کہ دولت کا گردش کرنا۔ اس مقصد کے لیے ملک پاکستان میں حدود آرڈیننس 1980 کے تحت ~~جا~~ زکوٰۃ کے لیے کونسل بنائی گئی ~~جس کا مقصد مقصد~~ جس کے ماتحت وفاق، صوبے، ضلعے لیول تک کمیٹیاں ہیں جو زکوٰۃ اکٹھی کرکے

تاریخ: ________

اسکے مصارف تک پہنچاتی ہیں۔ یوں مختلف ادارے جیسے کہ ایدھی فاؤنڈیشن، چھیپا فاؤنڈیشن بھی ہیں جو یہ کام سر انجام دیتے ہیں جس سے معاشرے میں غربت میں کمی ہو رہی ہے۔

خلاصہ:

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود دیا ہے اور اس پر حضورؐ نے بھی کام کیا اور صحابہؓ نے بھی۔ زکوٰۃ کے مصارف کو اچھی طرح بیان کیا گیا تاکہ حقداروں کو انکا حق مل جائے۔ اسکے علاوہ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کو بھی سخت سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سب کا مقصد یہی ہے کہ معاشرے میں افلاس اور غربت جیسی برائیوں کا خاتمہ ہو جو دوسری طرح کی برائیوں کو شکل دیتی ہیں۔

سوال نمبر ۲:

(۱) پیغمبرؐ کی جنگی حکمتِ عملی

تعارف:

حضورؐ ہمارے لیے ہر چیز کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی سے بھری پڑی ہے چاہے وہ انفرادی ہو، اجتماعی ہو، معلم کے طور پر ہو، سفارت کار یا پھر جنگی حکمتِ عملی کے متعلق۔ آپ

نے انسانوں کو زندگی کے ہر موڑ پر بہترین سبق دیا ہے۔ آپؐ کی زندگی میں 26 غزوات ہوئیں جن میں آپؐ نے بعض اوقات صرف رہنمائی کی جبکہ اکثر اوقات آپؐ خود بھی تشریف فرما تھے۔ آپؐ ایک بہترین جنگ کی رہنمائی کرتے تھے جس میں صفوں کی ترتیب سے لے کر مالِ غنیمت جمع کرنے تک پوری رہنمائی اور اصول شامل ہوتے ہیں۔

حضورؐ کی زندگی میں پیش کردہ غزوات:-

حضورؐ کی زندگی میں 26 غزوات لڑی گئی ہیں جن میں جنگِ بدر، جنگِ احد، جنگِ خندق، غزوۂ موتہ، جنگِ طائف، جنگِ خیبر اور فتحِ مکہ شامل ہیں۔ آپؐ نے ان تمام جنگوں میں مسلمانوں کی بہترین رہنمائی کی۔

I- غزوۂ بدر کی حکمتِ عملی:-

حضورؐ نے 2 ہجری میں مسلمانوں کا ایک لشکر تیار کیا۔ چونکہ اس میں مسلمانوں کی تعداد محض 313 افراد، دو گھوڑے اور چند اونٹ تھے لیکن اسکے باوجود حضورؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کی صفوں کی ترتیب خود دی۔ مسلمانوں کو حکم دیا کہ کفار پر کس طرف سے حملہ کرنا ہے اور یوں مسلمان فاتح ہوئے۔

II- غزوۂ بدر کی حکمتِ عملی:-

غزوۂ بدر 3 ہجری میں شوال کے مہینے میں لڑی گئی۔ اس جنگ

Scanned with CamScanner

تاریخ:______

جس میں مسلمانوں کی تعداد ۷۰۰ کے قریب تھی اور آپ ﷺ نے بہترین جنگی سپہ سالار کے طور پر حکم دیا کہ ۵۰ لوگ پہاڑ کی جانب ہوں گے اور پھر صفوں کی ترتیب دی اور اُنھیں مسلمانوں کو پوزیشن ترتیب دی کہ دشمن پیچھے حملہ آور نہ ہوں لیکن مسلمان راہ میں آگے اور ہار کو نقصان اُٹھانا پڑا۔

III. غزوۂ خندق میں رہنمائی:

آپ ﷺ نے مشورہ پر خندق کھدوائی اور مسلمانوں کی خوب رہنمائی کی۔ کیونکہ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

"اور محمد ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے" (القرآن)

پیغمبر ﷺ کی جنگی حکمت عملی کے اہم اصول:

حضور ﷺ چونکہ امن کو پسند کرتے تھے اور آپ ہمیشہ سے رحم دل اور دوسرے لوگوں سے محبت اور اچھے سلوک سے پیش آنے والے تھے تو ۱۰۰% آپ ﷺ دشمن ہی کیونکہ ہوئے آپ ﷺ کے متعلق کفار بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔

جنگ کے بارے میں اہم اصول:

آپ ﷺ نے جتنی بھی غزوات واقع ہوئی ہیں ان میں

تاریخ: ________

مسلمانوں کو درج ذیل باتوں کا حکم دیا۔

1. جنگ میں وہ لوگ جو مقابلہ نہیں کر رہے مثلاً بزرگ، عورتیں اور بچے) ان پر حملہ نہ کیا جائے۔

2. جنگ میں شہر کے باغ آبادی اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

3. جنگ کے دوران کسی بھی شخص (دشمن) کو زندہ نہ جلایا جائے۔

4. جنگ کے دوران بھاگنے والوں کے پیچھے نہ جایا جائے۔

5. جنگ کے دوران ہتھیار ڈالنے والوں پر حملہ نہ کیا جائے۔

6. جنگ کے دوران معافی مانگنے والے یا پناہ لینے والوں کو قتل نہ کیا جائے۔

7. جنگ میں بے جا چوری نہ کی جائے صرف مالِ غنیمت اکٹھا کیا جائے۔

8. جنگ کا مقصد ہرگز ذاتی فائدہ نہ ہو بلکہ دینِ اسلام کی اشاعت کے لیے ہو۔

9. جنگ کے بعد قیدی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے۔

Scanned with CamScanner

تاریخ: ______

اس طرح حضورؐ نے جنگ کے دوران اصول کے ساتھ مسلمانوں کو لڑنے کا حکم دیا۔

تنقیدی جائزہ

مضمون کی پیش کردہ حکمتِ عملی کو اگر مدِ نظر رکھا جائے تو اسکا مقصد یہ تھا کہ جنگ میں مقابلہ صرف دشمن کے ساتھ ہو اس لیے صرف اُنہی کے ساتھ لڑا جائے نہ کہ باقی لوگوں کو جو معصوم ہیں انکو ناحق قتل کیا جائے۔ جبکہ آج کی دنیا میں اگر دیکھا جائے تو اسرائیل نے غزہ کے لوگوں کے ساتھ جو جنگ شروع کی ہوئی ہے جسکو ۲ سال گزر گیا ہے وہ ظلم و بربریت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اس میں عام لوگوں بچوں عورتوں اور شہروں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے مزید یہ کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اکٹھے ہو کر دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کریں جبکہ غزہ کی جنگ میں مسلم ممالک نے کوئی مثبت اور عملی حکمتِ عملی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

خلاصہ:

حضورؐ کی زندگی ہمارے لیے بہترین حکمتِ حکمتِ عملی کا پیکر ہے۔ آپؐ نے جس طرح سے غزوات میں مسلمانوں کی تائید کی اور جنگی حکمتِ عملی سے روشناس کروایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ اعلیٰ اخلاق کے مالک اور بہترین معلم ہیں۔ اور بیشک میں تمہارے درمیان بہترین معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ نے مسلمانوں کو جنگوں میں بہترین حکمتِ عملی سے اور اللہ کے حکم سے فتح کو مقدر بنایا۔

تاریخ: ________

(2) معاہدہ مدینہ کی اہمیت

تعارف:-

حضورؐ کو جب اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ آپ مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں تو آپ اور مسلمان مدینہ میں آئے۔ چونکہ اس وقت مدینہ میں ہر طرف فساد اور جنگ تھا اور یہودی، عیسائی، مہاجرین اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات تھے تو آپ نے 46 شقوں پر مبنی ایک معاہدہ کیا جس سے سب لوگ آپس میں اتفاق سے رہنے لگے۔ اس معاہدے کا نام "میثاقِ مدینہ" رکھا گیا۔ اس معاہدے کا مقصد تھا تمام لوگوں کے حقوق کو محفوظ کرنا تھا۔

میثاقِ مدینہ میں شامل لوگ:-

میثاقِ مدینہ میں آپ نے مندرجہ ذیل لوگوں کو شامل کیا تھا۔

(1) حضورؐ (2) انصار

(3) مہاجرین (4) یہودی

(5) عیسائی

میثاقِ مدینہ کی اہم شقیں:-

میثاقِ مدینہ چونکہ ایک معاہدہ تھا جس کا مقصد مدینہ کو ایک پرامن ریاست بنانا تھا۔ اس میں کل

تاریخ:______

27 شقیں تھیں۔ ان شقوں میں مختصراً درج ذیل چیزوں
حقوق کے بارے میں بیان کیا گیا تھا جو کہ درج ذیل ہیں:۔

- مہاجرین اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ
- غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ
- انصار اور مہاجرین کے درمیان اتفاق
- مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان طے شدہ اصول

معاہدہ مدینہ / میثاقِ مدینہ کی اہمیت:۔
حضور ﷺ نے میثاقِ مدینہ کا ایک معاہدہ کیا جس
کے فوائد مقاصد درج ذیل ہیں۔

I۔ مدینہ کو ایک ریاست کا مقام:۔
میثاقِ مدینہ کے تحت مدینہ کو ایک اسلامی ریاست
کا رتبہ دیا گیا اور اس میں ہر کام میں ایک خاص اصول
کے تحت کرنے کا طے پایا گیا۔

II۔ کثیر جمہوری ریاست کا قیام:۔
میثاقِ مدینہ کے تحت مدینہ کو ایک جمہوری ریاست
بنایا گیا کیونکہ اس میں یہودی، عیسائی کا اپنا اپنا نظام زندگی
تھا اور مذہب تھا ~~جو~~ اس میں وہ لوگوں کے طور پر خود مختار تھے
جیسے کہ آج پاکستان میں ہوتے خود مختار رہیں

تاریخ: ______

III. مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت:-

حضورؐ نے جوکہ اسلامی ریاست میں اس بات پر زور دیا کہ اس میں تمام لوگوں کے حقوق انکو دیئے جائیں اور انکو آپس میں اتفاق قائم ہو۔ میثاقِ مدینہ کے تحت مسلمان اور انصار اور مہاجرین آپس میں اخوت و بھائی چارہ سے رہنے لگے جس کی مثال نہیں ملتی۔

IV. غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ:-

میثاقِ مدینہ میں غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تحفظ فراہم کیا گیا تاکہ انکے دل اسلام سے مانوس رہیں اور وہ مدینہ میں آرام دہ زندگی گزار سکیں۔

تنقیدی جائزہ:-

میثاقِ مدینہ وہ معاہدہ ہے جس سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کا آپس میں اتفاق قائم ہوا اور آج کی دنیا میں موجود جمہوری ریاست کا وجود وہاں سے ملا۔

خلاصہ:-

حضورؐ نے مسلمانوں کو انصار آپس میں اتفاق سے رہنا اور وفاقی ریاست قائم ہوں اور ایک آئین کی شکل میں میثاقِ مدینہ کو طے کیا۔ اس سے مسلمان آپس میں اور دنیا میں مضبوط رشتے میں منسلک ہوئے۔